شہباز شریف کا خواب

بشریٰ اعجاز

روزنامہ خبریں/7 فروری 2010

اخوت آنے والے زمانے کا خواب ہے اور انڈومنٹ فنڈ (PEEF) بھی آنے والے زمانے کا خواب ہے جسے ابہام اور انتشار کی زمینوں پر بیٹھ کر ایک سرپھرا دیکھتا ہے۔ بڑے خواب ہمیشہ ''سر پھروں'' کی آنکھوں پر ہی اترا کرتے ہیں' ان سے عقل والوں کو کچھ علاقہ نہیں ہوتا' لہذا ایسے سرپھرے جو خوابوں اور ان کی تعبیروں کے عشق میں گرفتار رہتے ہیں' زمانہ انہیں جلدی تسلیم نہیں کرتا۔ مجھے سرسید احمد خان یاد آتے ہیں' وہ جنہیں میں عالم باعمل مانتی ہوں' جن کی ذات متنوع جہات کی حامل تھی' جن کے پاس اقبالؒ جیسا فلسفیانہ نظام فکر تو نہ تھا مگر قوم کیلئے اک ایسی دردمندی ضرور تھی جو انہیں ہمہ وقت متحرک رکھتی تھی۔ عصری شعور میں تبدیلی کی بے پناہ خواہش' ایسی تبدیلی جس کے اثرات مستقبل بعید میں بھی پوری توانائی کے ساتھ ظاہر ہوں' سرسید کا خواب تھی' جس کی تعبیر کیلئے انہوں نے اقدار سے روگردانی کی اور روایات کے بت توڑے۔ یہ ایسی رواجی بغاوت نہیں تھی جو چائے کی پیالی میں طوفان لاتی' بلکہ ایسی مساعی عظیم تھی جس کی وجہ سے زمانہ کروٹ بدل کر بیدار ہوا اور اس کی ہر کروٹ ایک طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ ایسا طوفان جو عصر میں اک بڑی فکری تبدیلی کا باعث ہوا۔

جب بھی بڑے خواب کی بات ہو' مجھے اقبالؒ یاد آتے ہیں' قائد یاد آتے ہیں اور سرسید احمد خان یاد آتے ہیں' جنہوں نے بدلے ہوئے سیاسی حالات کا ادراک کیا اور آزادی کی تحریک کے بطن سے علمی تحریک کے خال وخد تراش کر آنے والے زمانے کا خواب لکھا۔ بات موازنے کی نہیں' قائدین سے موازنہ ہو ہی نہیں سکتا' ہاں ان کے تصورات کی رہنمائی میں عصری شعور میں تبدیلی کا خواب ضرور دیکھا جاسکتا ہے' ان کے افکار سے بادبان کا کام ضرور لیا جاسکتا ہے اور جو بھی ایسا کرنے کی خواہش میں ذات سے بلند ہو جاتے ہیں' اغراض سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ ایسے سر پھرے ہی آنے والے زمانے کا خواب دیکھتے ہیں۔

ڈاکٹر امجد ثاقب نے اخوت کا خواب دیکھا۔ عشق کی پہلی منزل کا پہلا باب' جنوں کے پرُخطر اور دشوار گزار رستے کا آغاز' انسانوں کو ان کی چھنی ہوئی فضیلت دلانے کی آرزو صدیوں سے کچلی ہوئی اناؤں والے خاک زادوں کی زخمی اناؤں کی مرمت کا آغاز' ان کی عزتِ نفس کی بحالی کی عملی کوشش' جس کی کامیابی اب تسلیم شدہ ہے' جس کا یہ پہلو نہایت حیرت انگیز ہے کہ اخوت نے عامیوں اور معمولی لوگوں کو کاروبار کیلیئے بلاشرائط جو قرضے دیئے' وہ اس چور اور ٹھگ سمجھے جانے والے معاشرے کے کمتر اور معمولی لوگوں نے پوری دیانتداری سے اپنے وقت پر ادا کئے' یہی وجہ ہے اس مقصد کی کامیابی کی۔ چنانچہ اب اخوت کا پھیلاؤ ملک کے طول وعرض میں ہے۔